Abdul Mannan assistant professor GT urdu department C.M.J College khutauna Madhubani mob no 9801015716 Email abdulmannan12200@gmail.co. date 28/7/2020 part 2
Tpoic  sir saiyad ahmad ki  halate zindagi
آیۓسر سید کی زندگی کے حالات پر ایک سرسری نظر ڈلتے  چلیں تاکہ یہ معلوم ہو جاۓ کہ کیا اسباب تھے جنہوں نے سرسید سہلی کے ایک علم دوست اور آسودہ حال گھرانے میں پیدا ہوۓ ان کے بزرگ شاہجہاں کے عہد میں ہندوستان آے اور مغل سلطنت میں اعلی عہدں سے سرفراز ہوۓ ان کے نانا اپنے زمانے کے عالموں میں شمار تھا ریاضی اور نجوم میں مہارت رکھتے تھے انگريز افسر سے ان کے خصوصی مراسم تھے سر سرسید کے والد سے آخری مغل بادشاہ کے ایسے تعلقات تھے کہ وہ انہیں بھائ متقی کہہ کے مخاطب کرتا تھا خود سید احمد کے قلعے میں آمد و رفت تھی جس کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کے کسی قانل انہیں بخوبی انداز ہو گیا تھا
سید احمد کی تربیت میں ان کے والدہ کا بڑا ہاتھ تھا یہ ایک نیک اور رحم دل خاتون تھیں اس وقت دہلی میں بڑے سے بڑے علم موجود تھے ج  سے سرسید نے علم حاصل کیا شاعروں کی صحبت سے فیض آٹھایا 21اور 22 برس کی عمر میں انھوں نے اسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت قبول کرلی سر رشتہ داری سے شروعات کر کے صدر امین کے درجے تک پہنچے  اسی ملازمت کے دوران انھوں نے اپنی اہم کتاب آثارالصنادید  لکھی جس میں دہلی کی تاریخی عمارتوں اور نامور لوگوں کے حالات بہت چھان بین کے بعد لکھے گۓ ھیں
ملازت کے سلسلے میں بخبور میں ان کا قیان تھا جب 1857ع کی بغاوت بپا ہوئ ان کی مستحکم راۓ تھی کہ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے اور انھیں یقین تھا کہ بغاوت ضرور ناکامی ہوگئ انھوں نے سرا ہنگامہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور انگريزوں کی حمایت کی تاریخ سرکشی بخبور میں اس تفصیل مجود ھے پھر اسباب بغاوت ہند لکھ کر انھوں نے وضاحت کی کہ مسلمان سرکار انگريزی کے بد خواہ نہیں  اس کے بعد صدر امین بنا کر انھیں مراداآباد بھیج دیا گیا یہاں آکر انھیں یہ اندازہ لگانے کا موقع ملا کہ ہندوستان کے مسلمان اس بغاوت کی پاداش میں کسی بری طرح  رباد کر دیے گۓ ھیں سرسید نے حتی الامکان مسلنانوؓ کو سزاؤں سے  چانے کی کوشش کی مرادآباد میں انھوں نے ہ دو اور مسلمان سب کے لۓ ایک یتیم خانہ اور ایک شفا خانہ قاءم کیا

سرسید کا تبادلہ غازی پور کو ہو گیا گو ان کہ تعمیری پروگرام زیادہ سر گرمی سے جاری ہو گۓ انھوں نے ساءنٹیفک سوسائٹی قاءم کی  اس سوسائٹی میں بہت سی اہم کیتانوں کا اردو میں ترجمہ کرایا گیا اور ساءنس پر لکچر ڈالے گۓ اسی زمانے میں اسی سوسائٹی کہ زیر اہتمام ایک اخبار ساءنٹیفک گزٹ جاری کیا گیا سرسید کی نثر کی خاص صفت متانت سنجیدگی ھے وہ ٹھوس بات کہتے ھیں اور اسی طرح طرح سے سمجھتے ھیں چھوڑنے میں واعظ کرتے ھیں اور اپنے خلوص سے زور بیان افسانہ کہتے ھے

سرسید کے انگلستان جانے کا ایک مقصد وہاں کہ تعلیمی اداروں کا مطالعہ کرنا اور ہندوستان میں اسی طرز کا ایک کالج قاءم کرنا بھی تھا چنانچہ داپس آنے کے بعد انھوں نے علی گڑھ میں ایک کالج محمڈن اینگلو اورینٹل کلج ۔۔کے نام سے قاءم کیا
سرسید کی نثر کی خاص صفت متانت سنجیدگی ھے وہ ٹھوس بات کہتے ھے

حاصل کلام یہ ھے کہ ان کا احسان بعد میں سبھی نثر نگاروں میں سب سے بڑھ کر ھے اس کا اپ ا نیا اسلو  جے اسلوب میں بے بائ ھے